Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ ر

۲۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۰ ھ

جلد ۳۹/۵ — ۲۸ احسان سنہ ۱۳۳۰ ھش — ۲۸ جون سنہ ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۵۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ جون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

ربوہ ۲۶ جون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔ نزلہ کی شکایت ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لنڈن ۔ ۲۷ جون آج برطانیہ اور پاکستان کے وزرائے خزانہ کے درمیان پاکستان کے سٹرلنگ فاضلات کی ادائیگی کے متعلق پھر بات چیت شروع ہوئی ۔

کراچی ۲۷ جون ۔ وزارت دفاع پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو مشرقی پاکستان کے نوجوانوں کو مسلح فوجوں میں بھرتی ہونے کا شوق دلانے کے سلسلے میں سفارشات پیش کریگی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

پس خدائے حفیظ کی تائید نے آپکی دستگیری کی
اور خدا کی مدد نے آپکو دشمنوں کے حملہ سے نجات دی
مجھے وہ دن یاد آیا کہ جس میں میرے سید و مولیٰ نکالے گئے تھے
تو میرے آنکھوں سے آنسو مجلس میں ہی بہنے لگے
اب تک مدینہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں کہ
ہر روز ہم ان میں جدت دیکھتے ہیں
پس مدینہ کا چہرہ اس نور سے نورانی ہو گیا
اس نے اپنے چلنے پھرنے سے ریتلی و پتھریلی زمین کو منور کر دیا
میرے دل کا یمین دلیار اسکی جھلک پڑنے سے نورانی ہو گیا
پس میں صاحب فہم سلیم اور صاحب ہدایت بن گیا

ایران اَبادان میں اپنی فوجیں بھیج رہا ہے

طہران ۲۷ جون ۔ برطانی کروزر مارشش کے ابادان پہونچ جانے سے جو خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے ۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایران نے بھی اپنی فوجیں ابادان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آخری اطلاع کے مطابق برطانی جنگی جہاز مارشس ابادان سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے ۔ اور برطانیہ کا ایک فوجیں اتارنے والا جہاز خلیج فارس میں گشت لگا رہا ہے ——— آج اخری صورت حال پر غور کرنے کے لئے ایرانی کابینہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا ۔ جو تیل بردار جہاز ابادان میں رکے کھڑے ہیں انہوں نے نئی رسیدوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ سابق کمپنی کے تمام برطانی ملازموں نے نئی قومی کمپنی کے تحت کام کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ قومی کمپنی کے تحت کام نہیں کر سکتے اور نہ کوئی ایسا ادارہ رکھتے ہیں۔

حکومت نے کرمان شاہ کے کارخانہ کے ملازموں کو مطلع کیا ہے ۔ کہ وہ کافی دیر پہلے علیحدگی کا نوٹس دیئے بغیر ملازمتوں سے مستعفی نہیں ہو سکتے ۔ آج جنوبی ایران کے سب سے بڑے کارخانوں میں جو ۹۰ میل شمال مشرق میں ہیں برطانی کاریگروں نے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ یہاں سے برطانی ملازموں کے بال بچوں کے انخلاء کا کام کلیۃً ختم ہو چکا ہے

آج برطانی دفتر خارجہ نے بتایا کہ برطانیہ عراق سے اسبارے میں گفتگو کر رہا ہے ۔ کہ برطانی ملازموں کے انخلاء کے لئے عراقی بندرگاہوں کو استعمال کر سکے ۔ گو ابھی تک اسبات کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے

ایران کے تیل کو قومی ملکیت بنانے کا مصر کے سرکاری و غیر سرکاری حلقوں میں خیر مقدم

قاہرہ ۔ ۲۷ جون ایران کے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کی کاروائی کا مصر کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا گیا ہے مصر اسبات کی کوشش میں ہے کہ اب نہر سویز کے راستے سے کوئی جنگی سامان کوئی جہاز لے کر نہ گذرنے پائے ۔ مصر اس سلسلے میں بین الاقوامی قانون کا بھی مطالعہ کر رہا ہے۔

آج عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سارے اسلامی ممالک ایران کے اس اقدام میں اس کے ساتھ ہیں ۔ اور سب کو اسکی ہر ممکن حمایت کرنی چاہئیے

ڈاکٹر گراہم کراچی کیلئے روانہ ہو گئے

لیک سکسیس ۔ ۲۷ جون ۔ رات اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نیویارک سے کراچی روانہ ہو گئے ۔ ان کے ہمراہ دفتر کے چار ممبر قانونی و سیاسی مشیروں کی حیثیت سے ہیں ۔ چھ اور رکن جن میں آپکے ایک فوجی مشیر بھی ہوں گے ۔ کل روانہ ہو جائیں گے ۔

آج اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل باشندے مسٹر بخاری نے آپ کو الوداع کہا اور کامرانی کی دعا کی ۔ مسٹر بخاری نے کہا ۔ جبتک کشمیر فوجوں سے خالی نہیں ہوگا ۔ آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری نہیں ہو سکتی ۔ ڈاکٹر گراہم کو مارچ والی قرارداد کے پاس ہونے کی تاریخ سے رپورٹ کرنے کے لئے نوے ۹۰ دن ملے ہیں ۔

امسال بی اے اور ایف اے کے امتحانوں میں شرکت کرنیوالے ۵۴۶۷ طلبہ میں سے ۲۶۳۵ طلبہ کامیاب ہوئے

لاہور ۲۷ جون ۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے اور ایف ایس سی اور بی اے ، بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ۔ امسال بی اے (آرٹس) کے امتحان میں لاہور کالج فار ویمن کی منظور فاطمہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے نہ صرف لڑکیوں میں بلکہ لڑکوں میں بھی اول رہیں ۔ انہوں نے ۸۰۰ میں سے ۰۰۰ نمبر حاصل کئے ۔ یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک لڑکی مجموعی طور اول رہی ہے ۔ بی ایس سی کے امتحان میں زمیندارہ کالج گجرات کے طالب علم ظہور احمد نے سب سے زیادہ نمبر (۵۴۳) حاصل کئے ۔ اور اس طرح وہ سائنس کی فیکلٹی میں اول قرار پائے

ایف ۔ ایس سی کے امتحان میں ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا کے طالب علم محمد عبد السلام کو ۸۵۰ میں سے ۵۲۵ نمبر حاصل کر کے لڑکوں میں اول رہے ۔ ایف اے (آرٹس) میں گورڈن کالج راولپنڈی کے جمید ؟ نے سب سے زیادہ نمبر (۶۹۰) حاصل کئے ۔ طالبات میں سے لاہور کالج فار ویمن کی تسنیم ہلال اور ثریا چین علی الترتیب سائنس اور آرٹس فیکلٹی میں ۵۹۴ اور ۵۸۳ نمبر حاصل کر کے اول آئیں ۔

بی اے ، بی ایس سی اور ایف اے ایف ایس سی کے جملہ امتحانات میں امسال ۵۴۶۷ طلباء شریک ہوئے جن میں سے ۲۶۳۵ کامیاب ہوئے ۔

(سٹاف رپورٹر)

بین المملکتی کانفرنس جمعہ کو ہوگی

کراچی ۲۷ جون ۔ پاکستان و ہندوستان کے درمیان آئندہ جمعہ کو ضلع منٹگمری میں سلیمان ہیڈ ورکس کی سرحدوں کے تعین کے متعلق ایک بین المملکتی کانفرنس ہوگی ۔ جن میں پاکستان کے وفد کی قیادت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی کریں گے ۔

غلام محمد بخشی کا ساری دنیا کو چیلنج

سرینگر ۲۷ جون ۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں مہاراجہ کی حکومت کے نائب وزیر اعظم مسٹر غلام محمد بخشی نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں آئین ساز اسمبلی کے قیام سے روک نہیں سکتی ۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ دوسرے سیاحوں کی طرح ڈاکٹر فرینک گراہم بھی وادی میں آ جا سکتے ہیں

نام نہاد اسمبلی کا بائیکاٹ کیا جائے

سرینگر ۔ ۲۷ جون ۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی تین سیاسی جماعتوں نے ۱ ۔ کسان مزدور کانفرنس ۲ ۔ کشمیر سوشلسٹ پارٹی ۳ ۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین نے ریاست کے عوام سے اپیل کی ہے کہ مہاراجہ کی حکومت کے نام نہاد اسمبلی کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے ۔ ان جماعتوں نے ڈاکٹر فرینک گراہم کو ایک محضر پیش کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے ۔

— سان فرانسسکو ۔ ۲۷ جون بیگم شائستہ اکرام اللہ نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے امریکہ سے اپیل کی کہ وہ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کرنے کے لئے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے ۔ اور ہندوستان کو اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام کرنے پر مجبور کرے ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

چندہ امداد درویشان وفدیہ رمضان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ

گذشتہ وصول شدہ رقوم کے بعد جو رقوم چندہ امداد درویشان یا فدیہ رمضان وغیرہ کی صورت میں مختلف احباب کی طرف سے میرے دفتر میں وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل ورحم سے جزائے خیر دے اور دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

تفصیل	رقم
(۱) بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کراچی چھاؤنی (اپنے لڑکے عزیز عبدالشکور کی میٹرک میں کامیابی پر) امداد درویشان۔	۱۵-۰-۰
(۲) شیخ محمد شریف صاحب (آف کوئٹہ) لاہور امداد درویشان (انہوں نے مزید ۵۰۰ علیحدہ صورت میں بھی دیا ہے فجزاہ اللہ خیراً)	۵۰۰-۰-۰
(۳) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غفور الحق خاں صاحب مرحوم کوئٹہ امداد درویشان	۳۰-۰-۰
(۴) بشیر احمد شریف احمد صاحب چک نمبر ۱۲۰ ضلع رحیم یار خان امداد درویشان۔	۱۰-۰-۰
(۵) خواجہ شمس الدین صاحب چکوالوی لاہور۔ امداد درویشان۔	۱۰-۰-۰
(۶) امۃ اللطیف صاحبہ بنت شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ۔ فدیہ رمضان	۱۲-۰-۰
(۷) امۃ اللطیف صاحبہ مذکور برائے افطاری درویشان۔	۵-۰-۰
(۸) عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم محمد الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ۔ فدیہ رمضان	۱۰-۰-۰
(۹) عزیزہ بیگم صاحبہ مذکور امداد درویشان۔	۴-۰-۰
(۱۰) ممبرات لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ۔ بذریعہ حمیدہ عارفہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ۔ امداد درویشان	۴۰-۰-۰
(۱۱) چوہدری ولی محمد صاحب رانجھا بھلوال صدقہ برائے مستحق درویشان	۲۰-۱-۰
(۱۲) مولوی علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ میراں پور ضلع شیخوپورہ امداد درویشان	۱-۰-۰
(۱۳) بشریٰ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا۔ بذریعہ ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔اے بی ٹی شاہ پور صدر۔ امداد درویشان	۷-۰-۰
(۱۴) زینب بیگم صاحبہ ملکوال بذریعہ ماسٹر محمد الدین صاحب مذکور 〃 〃	۳-۰-۰
(۱۵) کیپٹن محمد اسمٰعیل صاحب بھاگلپوری کوہ مری۔ برائے افطاری درویشان	۵-۰-۰
(۱۶) محمد شریف صاحب اردو منزل راولپنڈی از طرف ہمشیرہ خود امداد درویشان	۲۵-۰-۰
(۱۷) افسر صاحب لنگرخانہ ربوہ مختلف احباب ہائے جماعت کی طرف سے فدیہ رمضان برائے درویشان قادیان	۱۲۰-۰-۰
(۱۸) شیخ مبارک احمد صاحب کوئٹہ امداد درویشان (بذریعہ چیک)	۵۰-۱۲-۰
(۱۹) والدہ صاحبہ ملک عطاء اللہ صاحب (اہلیہ ملک خدا بخش صاحب مرحوم) لاہور بذریعہ شیخ فضل الدین صاحب لاہور۔ بصورت رسید بنک امداد درویشان	۵۰-۰-۰
میزان	۹۱۷-۱۲-۰

۲۹ رمضان المبارک کی تقریب سعید

ہم خرما وہم ثواب

دفتر وکالت مال تحریک جدید ہر سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ۲۹ رمضان المبارک کی تقریب سعید پر ان مجاہدین کے ناموں کی فہرست بغرض دعائے خاص پیش کرتا ہے۔ جن کے وعدے مذکورہ بالا تاریخ سے قبل سو فیصدی پورے ہو چکتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایسی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اگر آپ کا چندہ تحریک جدید ہنوز واجب الادا ہے۔ تو اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنا وعدہ ۲۹ رمضان سے قبل سو فی صدی پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

اس طرح آپ ایک طرف تو اپنے ان بھائیوں کے شریک کار سمجھے جائیں گے۔ جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھے غیر ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں۔ دوسرے فاستبقوا الخیرات کے ارشاد خداوندی کی تعمیل کے ساتھ آپ رمضان جیسے مبارک مہینہ میں حضرت المصلح الموعود کی مقبول دعائیں حاصل کرنے والے ہونگے ہم خرما وہم ثواب ——— اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا

ماسٹر محمد حسن صاحب آسان صدر حلقہ کرشن نگر لاہور سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو جانے کے باعث آجکل میو ہسپتال کے ایسٹ سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ ایکسرے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

مسعود احمد "بدان والا" مسافر گلی کرشن نگر لاہور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۹ جون ۱۹۵۱ء

الٰہی جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں جو حضور نے مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء کو فرمایا اور الفضل کی اشاعت ۲۷ جون ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ احباب نے پڑھے ہیں۔

"جب عظیم الشان لشکر صحابہؓ کے مقابلہ میں آتے۔ جب دس ہزار دشمن کا ایک ہزار صحابہؓ سے مقابلہ ہو جاتا۔ تو شروع شروع میں دشمن یہ سمجھتا کہ ہم انہیں مار لیں گے ہم انہیں مغلوب کر لیں گے۔ لیکن ساتھ ہی اس کا دل ڈرتا تھا۔ کہ ہم انہیں مار تو لیں گے۔ لیکن یہ ایک ہزار سپاہی بھی تو کچھ تیر پھینکیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان تیروں میں سے کوئی تیر مجھے بھی آ لگے۔ اور میں مر جاؤں۔ وہ کبھی اس وہم کو دور نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ شخص جو نڈر نہ ہو جائے اس وہم کو کبھی بھی دور نہیں کر سکتا۔ ایک جگہ پر ہزاروں سپاہی کھڑے ہوتے ہیں اور ایک بم گرتا ہے۔ وہ سب سپاہیوں کو نہیں مار سکتا اور نہ وہ میلوں میل تک مار کر سکتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص ہاتھ میں بم لئے انہیں ایسی جگہ دوڑتا نظر آتا ہے جہاں سے وہ ان پر بم پھینک سکتا ہے تو ہر ایک سپاہی ڈرتا ہے کہ کہیں اس بم کا شکار میں ہی نہ بنوں۔ اسی طرح ایک ہزار صحابہؓ کے مقابل پر جو دس ہزار کا لشکر ہوتا تھا۔ اس کا ہر سپاہی یہ خیال کرتا تھا کہ آخر یہ ایک ہزار سپاہی بھی تو تیر ماریں گے اور وہ ہم میں سے بعض کو لگیں گے، شاید ان تیروں کا شکار میں ہی بن جاؤں۔ اس لئے وہ غمگین ہو جاتا۔ اور یہ بات چونکہ "شاید" پر مبنی ہوتی تھی۔ اس لئے لشکر کا ہر ایک سپاہی غمگین ہو جاتا۔ لیکن اس ایک ہزار کے لشکر کا ہر آدمی جب اپنے آپ کو دس آدمیوں کے مقابل پر پاتا۔ تو خوشی سے بھر جاتا تھا۔ اس لئے کہ موت کا موقعہ زیادہ قریب ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ میرے مقابل پر دس آدمی ہیں وہ دسوں تیر ماریں گے۔ ان دس تیروں میں سے کوئی نہ کوئی تیر تو مجھے لگے گا جو مجھے جنت میں دھکیل دے گا۔

غرض جب دشمن زیادہ ہوتا تو صحابہؓ زیادہ خوش ہوتے۔ اس لئے کہ انہیں شہادت کا زیادہ موقعہ ملے گا۔ لیکن دشمن ان سے زیادہ تعداد میں ہوتا ہوا بھی ڈرتا تھا۔ کہ کہیں ان کی تلواروں یا تیروں کا شکار میں ہی نہ بن جاؤں۔ ایک مسلمان موت کو شہادت سمجھتا تھا۔ اس لئے موت کے جتنے مواقع اسے میسر آتے وہ خوش ہوتا یہ چیز تھی جس کی وجہ سے دس دس پندرہ پندرہ ہزار کا لشکر بھی ڈرا ہوا ہوتا۔ اور مسلمان ان کے مقابلہ میں جتنے بھی تھوڑے ہوتے خوش ہوتے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہ جانتا تھا۔ کہ اگر ہم زیادہ ہوتے تو موت کے زیادہ مواقع میسر نہ آتے۔ اب تو میں دشمن کے سامنے ننگا کھڑا ہوں۔ زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے پچھلی صف میں نہیں کھڑا کہ دشمن کے وار سے بچ جاؤں۔ بلکہ تھوڑی تعداد ہونے کی وجہ سے ہمیں پھیلنا پڑا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کی چھاتی دشمن کے سامنے ہے۔ اب تو شہادت کا موقعہ ضرور مل جائے گا۔ یہی چیز تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تھوڑی سی تعداد کثیر التعداد دشمن پر غالب آ جاتی تھی۔ سیدھی بات ہے دل جیتا کرتا ہے تلوار نہیں جیتا کرتیں۔ مسلمانوں کو خطرات دیکھ کر شہادت کا یقین زیادہ ہوتا تھا۔ اور ادھر دشمن خواہ خطرہ کتنا ہی کم ہوتا وہ ڈرتا تھا۔ کہ کہیں مارا نہ جاؤں" (الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۱ء)

یہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت خوبی سے ایک الٰہی جماعت کی کامیابی کا راز منکشف فرمایا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ کفار کے عظیم لشکر باوجود اپنی تعداد دس دس بیس بیس گنا زیادہ ہونے کے مسلمانوں کے قلیل التعداد لشکر سے کیوں شکست کھا جاتے تھے کفار کے عظیم لشکر کا ہر فرد موت سے ڈرتا تھا۔ اس لئے ہر فرد اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ فقط مردے ہی نہ تھے بلکہ ان کی اپنی اخلاقی موت ساری کی ساری قوم کی موت کو بھی ساتھ ہی لپیٹ لاتی تھی وہ اپنے لئے ہی خطرناک نہیں تھے۔ بلکہ اپنی قوم اور اپنے ملک کے لئے بھی خطرناک تھے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ہر ایک مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے خوش آئند جذبہ کے ساتھ نکلتا تھا۔ اس لئے وہ ہر طوفان سے لڑ جاتا تھا۔ اس کی یہی خواہش تھی جو کامیاب کرتی تھی۔ کیونکہ اس کا مقابلہ کرنے والے خواہ ایک کے مقابلہ دس ہی کیوں نہ ہوں دراصل مردے ہوتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک زندہ دس ہزار مردوں سے بھی بہتر ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ صدر اول کے مسلمانوں کی ایسی ذہنیت کیوں بن گئی تھی؟ اس کا جواب معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو اپنے مقصد کا پورا پورا عرفان حاصل تھا۔ ان کو یہ حق الیقین تھا کہ جو مقصد وہ لے کر نکلے ہیں۔ اور جو بات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان تک پہنچی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ عظیم کام ان کے سپرد کیا ہے۔ اور یہ کام اللہ تعالےٰ کے نزدیک اتنا عظیم ہے کہ اس کے سرانجام دینے کے دوران میں جان دے دینا ہی کامیابی ہے۔ دنیا کے لٹریچر میں آپ کو اس سادہ سے فقرہ کے برابر کوئی فقرہ نہیں مل سکتا۔ جو اس وقت کا مسلمان موت کو سامنے دیکھ کر خوشی کے نعرہ کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ

فزت و رب الکعبہ

یعنی کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ جس قوم کا ماٹو یہ بن جائے۔ اس قوم کی کامیابی کو کون روک سکتا ہے؟

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں قوموں اور افراد نے بڑی بڑی بہادریاں دکھائی ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ تمام بہادر قوموں کی تاریخ چھان مارو۔ تم کو اتنا سادہ اور اتنا شاندار فقرہ کسی قوم کے لٹریچر میں نہیں ملے گا۔ اگر اس کے قریب کوئی فقرہ ملے گا۔ تو صرف الٰہی جماعتوں کے لٹریچر میں ملے گا۔ اس لئے کہ الٰہی جماعت کا فرد اپنے خدا کو سامنے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کے حصول کی تگ و دو میں ہر قدم پر اپنے خدا سے ٹکراتا ہے۔ اور وہ اس سے ہم آغوش ہو جانا چاہتا ہے۔ اس کو موت وہ دروازہ نظر آتی ہے۔ جس سے گزر کر وہ اپنے محبوب سے ہم آغوش ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب اس کو موت نظر آتی ہے تو پکار اٹھتا ہے۔

فزت و رب الکعبہ

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ یعنی میں اپنے محبوب سے ہم آغوش ہو گیا

جماعت احمدیہ کا بھی یقین ہے کہ وہ الٰہی جماعت ہے۔ وہ اسی مقصد کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جس مقصد کے لئے تمام الٰہی جماعتیں کھڑی ہوئی ہیں۔ جس مقصد کے لئے صدر اول کے مسلمانوں کی جماعت کھڑی ہوئی تھی۔ اس لئے چونکہ آج جماعت احمدیہ بھی اسی مقصد کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ آج اس کو بھی اس سادہ سے فقرہ کی صداقت کو وقت کے صفحہ پر نقش کرنا ہے۔ آج اس کو بھی اس ماٹو کو اپنی آواز کے پرچم پر لکھ کر فضا میں لہرانا ہے۔ آج اس کو بھی اپنی جان، اپنا ناموس اپنا مال ہاتھ سے جاتے ہوئے دیکھ کر خوشی سے

فزت و رب الکعبہ

کا نعرہ لگانا ہے۔ ایسا نعرہ جس سے زمین کی فضا ہی نہیں بلکہ آسمان کی فضا بھی مرتعش ہو جائے۔ اور حقیقت جیسا کہ ساری دنیا جانتی ہے۔ ہم پہلے بہت یہ نعرہ بلند کر چکے ہیں۔ مگر آج کا زمانہ وہ نہیں ہے۔ جو صدر اول کے وقت تھا۔ جیسا کہ اسی خطبہ میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے

یہ وہ لوگ (صدر اول کے مسلمان) تھے جو مجازی لڑائیوں میں شامل نہیں ہوئے تھے سچ مچ کی لڑائیوں میں شامل ہوتے تھے۔ اور پھر ان کو خدا تعالےٰ اس دلیری کی تعلیم دیتا تھا۔ اس پر قیاس کر لو کہ تم جو مجازی لڑائی میں شامل ہو تلوار اور ہتھیار کی لڑائی سے تم کو واسطہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ تمہارا کوئی فرد حکومت کی فوج میں شامل ہو کر جنگ کرے تو تمہارے لئے کس قربانی اور دلیری کا حکم ہوگا۔

بے شک ہماری جماعت کے افراد نے بھی جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن شہیدؓ، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ اور حضرت نعمت اللہ شہیدؓ اور کئی دوسرے شہداء نے فزت و رب الکعبہ کا نعرہ موت کو سامنے دیکھ کر لگایا ہے۔ مگر یہ لڑائی میں نہیں لگایا۔ بلکہ یہ ان کا نعرہ تھا جن کو بے دست و پا کر کے ذبح کیا گیا۔ مگر آج بنیادی لحاظ سے ہماری آزمائش کے لئے اللہ تعالےٰ نے اور ہی طریق اختیار کیا ہے۔ اگرچہ اس کی روح وہی ہے۔ اگرچہ اس کے سلسلے ہمارے شوق کا پیمانہ وہی ہے جو پہلے تھا ہے

پہلے فساد اور تھا آج فساد اور ہے
آج ہے اور معرکہ آج جہاد اور ہے

آج دشمنان حق نے انسانیت اور اخلاق کی تباہی کے لئے نئے نئے ہتھیار ایجاد کئے ہیں۔ جن میں سے ایک ہتھیار جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے خلاف آجکل یہی ہتھیار استعمال ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر اس زمانے میں کوئی ہتھیار کاری نہیں سمجھا جاتا۔ گوئبلز کے پیرو اسی پر انحصار رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج ہماری بنیادی جنگ اسی ہتھیار کے مقابلہ میں ہے۔ اور اسی جنگ کے لئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے اللہ تعالےٰ کے اشارے سے تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج تیار کی ہے آج فزت و رب الکعبہ کا نعرہ لگانا اسی فوج کے سپاہیوں کے حصہ میں آیا ہے۔ ۲۹ رمضان کو ان سپاہیوں کی فہرست دعا کے لئے ہمارے امام ایدہ اللہ کے حضور پیش ہونے والی ہے رمضان کا مبارک مہینہ تحریک جدید کی مبارک تحریک اور اپنے پیارے امام کی مبارک دعا۔ یہ سہ گونہ برکت کیا ہم خرما و ہم ثواب سے بھی بڑھ کر نہیں؟

مسلمانانِ عالم کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں؟

(از عبد الکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی جامعۃ المبشرین ربوہ)

وہ قوم جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب سے نوازا گیا تھا جو اس سرعت سے شاہراہ ترقی پر گامزن تھی۔ کہ دیگر اقوام عالم اس کی گرد کو بھی نہ پا سکتی تھیں جس کی شان و شوکت کا یہ عالم تھا کہ اس کے رعب و دبدبہ سے بڑی بڑی عظیم الشان مادی سلطنتیں لرزہ بر اندام تھیں۔ وہ قوم جس کی تنظیم اور جس کے لائحہ عمل کو عظیم النظیر قرار دیا گیا تھا۔ آج اس قوم کی حالت زار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لائیے۔ آج وہ اپنی پر وقار اور شان و شوکت کی زندگی سے محروم ہے۔ پستی اور ذلت کے گڑھے میں اس طرح گری ہوئی ہے کہ اس سے باہر نکلنے کیلئے اسے کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔ اقوام عالم کے ظلم و تشدد کا تختۂ مشق بنی ہوئی ہے۔ کسی ایک خدود علاقہ میں نہیں۔ ایک ہی خطہ پر نہیں۔ بلکہ تمام کرۂ ارض پر مسلمان قوم انتہائی ذلیل و رسوا ہے۔ بے کس و بے بس یتیم کی مانند ہے۔ اس کا کوئی پرسان حال نہیں اور وہ بالکل بے یار و مددگار ہے۔ بغیر کسی استثناء کے سب قومیں ہی مسلمانانِ عالم کو ہر طرح سے پامال کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہیں۔ عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کو ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔

نہ صرف یہ کہ مسلمان دنیوی لحاظ سے ہی کمزور ہے۔ بلکہ روحانیت سے بھی کلیتہً عاری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مادیت و الحاد کے مقابلہ کی طاقت تو کجا۔ اپنے پاؤں پر بھی مسلمانانِ عالم کھڑے نہیں ہو سکتے۔

مسلمانوں کی اس ناگفتہ بہ حالت کے کیا اسباب ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ قوم اس لئے مشکلات و مصائب کے بھنور میں مبتلا ہے۔ اور اس سے نجات کی تاب نہیں رکھتی۔ کہ وہ اقلیت میں ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اس کی وجہ یہ نہیں۔ دنیا میں مسلمان ایک بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں آپس میں اتحاد و اتفاق نہیں۔ باہمی موانست و الفت نہیں رہی۔ کوئی روحانی تنظیم نہیں۔ روحانی لحاظ سے (سوائے احمدیت کے) کوئی قائد نہیں۔ حالانکہ اتحاد اور تنظیم روحانی ہی ایسے دو بڑے ستون ہیں۔ جن کے فقدان کی وجہ سے آج وہ متزلزل ہیں۔ اور بدتر حالت میں بوجہ ناکامی ڈوبے جا رہے ہیں۔ ہم تو ہمیشہ سے ہی مسلمانانِ عالم کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے رہے ہیں۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ ہماری آواز کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی رہی بلکہ صدا بصحرا ثابت ہو کر رہ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ

مسلمان بحیثیت مجموعی آج ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اب آکر بعض رہنما اس خامی کو محسوس کرنے لگے ہیں جیسا کہ مفتی اعظم فلسطین نے کراچی میں ۶۔ اپریل ۱۹۵۱ء کو ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”کشمیر۔ مراکش اور فلسطین جیسے اہم مسائل کا حل دنیائے اسلام سے اتحاد و اتفاق کا متقاضی ہے۔ مسلمانانِ عالم بہت کمزور ہیں۔ اور اگر وہ اپنے مطالبات کے بارے میں انصاف کرانے کے متمنی ہیں تو انہیں طاقتور بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ طاقت صرف مادی طاقت نہیں ہونی چاہیئے۔ روحانی طاقت بھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت دنیا میں مسلمان آبادی کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی آبادی چالیس کروڑ سے زائد ہو گی۔ پھر بھی وہ بجید کمزور مضطرب رہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان میں کوئی تنظیم موجود نہیں۔ یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم موجود ہے۔ اگرچہ فلسطین کا مسئلہ خالص اسلامی مسئلہ تھا۔ اور اگر ذرا بھر انصاف کا خیال رکھا جاتا۔ تو اس مسئلہ کا فیصلہ یقیناً مسلمانوں کے حق میں ہوتا۔ لیکن یہودی اس مسئلے کا فیصلہ اپنے حق میں کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور مسلمان ذہنی بڑی تعداد کے باوجود مات کھا گئے۔ کشمیر کا مسئلہ بھی بالکل فلسطین جیسا ہے۔ انصاف کہہ رہا ہے کہ کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ پھر بھی دنیا اس طرف کوئی خاص توجہ مبذول نہیں کر رہی۔“

(نوائے وقت ۸۔ اپریل ۱۹۵۱ء جلد ۱۸ ع)

جناب مفتی صاحب کے اس بیان سے دو چیزوں کا علم صاف طور پر ہو تا ہے۔ ایک یہ کہ مسلمان بہت کمزور ہیں۔ جس کی وجہ سے مادیت کے مقابلہ میں ان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ دوسرے یہ کہ اس زبوں حالی کا علاج روحانیت اور تنظیم سے ہی ہو سکتا ہے۔

آپ نے جس امر کی تلقین فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی قرآن مجید میں اسے چودہ سو برس سے بیان فرمایا ہوا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ جب تک مسلمانانِ عالم ایک ہی سلک میں موتیوں کی طرح پروئے نہیں جاتے۔ اس وقت تک یہ طاغوتی طاقت اور مادی اژدہا ان کو چاروں طرف سے ڈس رہا ہے۔ کبھی بھی ناپید اور ہلاک نہیں ہو سکتا۔ تاریخ عالم کے اوراق ہمارے سامنے ہیں۔ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کو جو عروج جسمانی و روحانی حاصل ہوا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے یہی دو طریق یعنی اتحاد اور روحانی نظام ہی کارفرما تھے۔ جب تک مسلمان ان پر عامل رہے۔ اس وقت تک انہیں ایک ممتاز پوزیشن حاصل رہی۔ اور ان کا ڈنکہ دنیا میں بجتا رہا۔ لیکن جب انہوں نے غفلت برتی اور اعراض کیا۔ تو ان پر یہ خطرناک دور آیا اب بھی تنظیم روحانی کو چھوڑ کر جو تدابیر ترقی و بہبودی کے پیش نظر کی جائیں گی۔ وہ ہرگز ہرگز پورے طور پر کارآمد نہیں ہو سکیں گی۔ جیسا کہ آج تک کے تجربہ سے یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے۔

آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بجا طور پر یہ دعوےٰ کر سکتی ہے۔ کہ اس کی ترقی کا راز صرف روحانیت کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنے میں مضمر ہے۔ تنظیم روحانی کی اتنی برکت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے باوجود ایک قلیل تعداد میں ہونے کے عالم کے چاروں گوشوں میں ایک روحانی حرکت پیدا کر دی ہے۔ اشاعت اسلام کو اپنا نصب العین قرار دیکر ہر طاغوتی طاقت سے ٹکرا رہی ہے۔ اور دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ کہ یہی ایک زندہ اور فعال روحانی جماعت ہے۔

موجودہ زمانہ فیج اعوج کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی مدد و نصرت کے لئے اور اسلام کو مصائب و خطرات سے بچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین موافق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ذریعہ ایک روحانی نظام قائم کیا ہے۔ مسلمان بحیثیت مجموعی اگر چاہتے ہیں۔ کہ ان کی کھوئی ہوئی عزت از سر نو انہیں حاصل ہو جائے۔ پھر سے ان کی سابقہ شہرت بحال ہو جائے۔ اور وہ متمنی ہیں کہ وہ اپنی عظیم الشان روایات کو زندہ کریں تو اس کا صرف اور صرف یہی طریق ہے۔ کہ وہ متحد و متفق ہو کر بلا تاخیر احمدیت کے روحانی نظام میں شامل ہو جائیں۔

اے اسلام کا دعوےٰ کرنے والے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے مسلمان اُٹھ! اُٹھ!! بیدار ہو۔ غفلت و نیند کا وقت نہیں۔ بلکہ اسلام کی خاطر مادیت اور کفر کے ساتھ جہاد کا وقت ہے۔ جو صرف روحانی تنظیم کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ احمدیت سے جو انقلاب عظیم وابستہ ہے۔ جو غلبہ اور اظہار الاسلام علی الادیان مقدر ہے۔ وہ تو انشاء اللہ العزیز بہرحال ہو کر ہی رہے گا۔ لیکن اگر تو چاہتا ہے کہ تو بھی عزت اور وقار کی زندگی گزارے اور علاوہ دنیا سنوارنے کے عقبیٰ میں بھی سرخرو رہے۔ تو اس کا واحد ذریعہ احمدیت جو حقیقی اسلام کی دلکش تصویر کو پیش کرتی ہے کے ساتھ وابستگی ہی ہے۔

اس روحانی تنظیم سے اگر مسلمانانِ عالم ابھی فائدہ اٹھا لیں۔ اور اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ان کی کھوئی ہوئی قسمت پھر جاگ اٹھے گی۔ جہاں وہ دنیوی لحاظ سے تمکنت اور قوت حاصل کریں گے۔ وہاں وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کے وعدہ کو کمال شان سے پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے نہ صرف یہی بلکہ مزید برآں مادی دنیا کی قیادت کی باگ ڈور بھی ان کے قبضہ میں آجائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اے کاش مسلمانانِ عالم وقت کی نزاکت کو سمجھیں۔ وما علینا الا البلاغ
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سیکرٹریانِ تبلیغ کی خدمت میں

اس سے قبل میں اخبار الفضل کے ذریعہ سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کے لئے لکھ چکا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے پتے دفتر دعوت و تبلیغ میں بھجوا دیں۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے اس بارے میں توجہ کی ہے۔ اور اپنے پتے بھیجے شروع کر دیئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے پتے نہیں بھجوائے ان کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

لائحہ عمل سیکرٹریان تبلیغ اور رپورٹ فارم تیار ہیں۔ جن جن سیکرٹریان تبلیغ کے پتہ جات ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کو تو ہم بھجوا رہے ہیں۔ جن دوستوں کو لائحہ عمل نہ پہنچے۔ ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کے پتے دفتر میں موجود نہیں سو وہ فوری طور پر ایک کارڈ لکھ کر ہم سے منگوا لیں۔ تا وہ لائحہ عمل کے مطابق کام شروع کر سکیں۔ اور ساتھ ہی اپنی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ ماہوار ہمیں بھجوا سکیں۔

درخواست ہائے دعا

مرزا عبد الغنی صاحب بھادرت نگر اور ان کی اہلیہ بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

محمد نذیر صاحب منگرو بلوی ڈاک خانہ صابووالی ضلع سرگودھا کے لڑکے مسعود احمد کا نچلا ہونٹ بار بار گرنے کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے بہت سخت تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا کے علاوہ یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اس کا علاج معلوم ہو۔ تو بذریعہ خط اطلاع دیں۔

نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کوروڈال)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و تصانیف اپنے اندر ایک بہت بڑا علمی خزانہ رکھتی ہیں۔ جو مردہ دلوں کو زندگی اور تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتی ہے۔ آپ کی معجزانہ تحریرات اتنی موثر ہیں۔ کہ سخت سے سخت دل بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہی وہ تلوار تھی۔ جس نے بڑے بڑے گدی نشینوں اور پیروں۔ بڑے بڑے جبہ پوشوں اور علماء کی گردنیں خم کر دیں۔ حضور کو معارف قرآن کی امتیازی شان عطا کی گئی۔ جس نے دنیا میں اسلام کا بول بالا کیا۔ آج ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس علمی خزانہ کو دنیا میں پھیلا دیں۔ اگر ہمارے پاس ایک ایسی تلوار ہے۔ جو یقینی طور پر دشمن کو فنا کر سکتی ہے۔ تو پھر اس تلوار کو استعمال نہ کرنا کہاں کی دانشمندی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات دنیا میں پھیلیں اور ہم نے انکے ثمرات کا مشاہدہ بھی کر لیا۔ آج جماعت احمدیہ کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ حضور کی ان تحریرات کو دنیا میں پھیلا دیں۔ کہ اس خزانہ سے دوسرے بھی فیضیاب ہوں۔ یہ ایک چشمہ ہے۔ اور اس سے تشنہ لبوں کی پیاس بجھانی ہمارا فرض ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے نوشتے پورے ہوں۔ تو ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشاعت دین کے نبی تھے۔ آپ نے اس فرض کو ادا کیا۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کے مدعی ہیں۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ صحیح ہے۔ کہ آج مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت ہی سے دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ تو ہمیں نشر و اشاعت کے کام کو اپنانا ہوگا۔ اور ہم دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پھیلا دیں۔ آؤ ہم اس مقدس انسان کا درد بھرا پیغام حیات ہر انسان تک پہنچا دیں۔ اور جب تک ایک انسان بھی ایسا موجود ہے جسے ہم نے اپنے امام کے پیغام کو نہ پہنچایا۔ تو ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

نشر و اشاعت ہی سے اسلام پھیل سکتا ہے۔ اور آج ہم ہی وہ ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے ایک نبی کو مبعوث کیا۔ پس جب تک ہم میں سے ہر ایک نشر و اشاعت کی ذمہ داری محسوس نہیں کرتا۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو حقیقی طور پر شناخت کیا۔ یہ نشر و اشاعت کا کام ایک تعاون چاہتا ہے۔ اور استقلال۔ آج ہماری جماعت میں دعوت و تبلیغ کے ماتحت نشر و اشاعت کا محکمہ قائم ہے۔ مگر شاید ہم سب سے زیادہ اسی کی طرف سے غافل ہیں۔ یہی وہ محکمہ ہے۔ جو ہماری اصل بنیاد ہے۔ یہی وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی کام تھا۔ اس کی طرف سے ہمارا تغافل اور ہماری سرد مہری نہایت ہی افسوسناک ہے۔ دنیا گمراہی میں مبتلا ہے۔ اور اسکی صحیح رہنمائی نشر و اشاعت کے ذریعہ ہی ہو سکے گی۔ مخالف دشمن آج پھر پروپیگنڈا کی زہریلی اور مسموم ہوائیں دنیا میں پھیلا کر احمدیت کے خلاف ایک جذبۂ حقارت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ذرائع وسیع ہیں۔ اور اس کی باتیں بھی لوگ سنتے ہیں۔ دشمن اپنے لٹریچر اور اپنے خیالات کی اشاعت کر رہا ہے۔ صاف دلوں پر کدورت کی دھند چھانے لگی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس کا سدّباب کریں۔ آج ہم خاموش رہیں گے۔ تو یہ ہمارا ناقابل معافی جرم ہوگا۔ دشمن زمانہ کے وسائل سے پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہ اپنا لٹریچر حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ کہ وہ ہم پر ظلم کریں اور وہ رعایا میں پھیلاتا ہے۔ کہ ہم سے نفرت کا جذبہ پیدا کرے۔ ایک انسان گھر بیٹھے ہوئے چند تحریریں لکھ کر ہزار ہا انسانوں تک اپنا مکروہ اور گھناؤنا پیغام پہنچا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کر رہا ہو۔ اور ہم خاموش ہوں۔ آج ہمارے لئے کتنا ضروری ہے۔ کہ ہمارا نشر و اشاعت کا محکمہ بے حد وسیع ہو۔ اس کے وسائل آمد لا محدود ہوں۔ تا وہ دشمن کا مقابلہ صالح لٹریچر کی اشاعت سے کر سکے۔ ہم حاکموں تک نہیں پہنچ سکتے۔ کہ ان پر اپنی مظلومیت کا اظہار کر سکیں۔ مگر ہمارا لٹریچر ہمارا وکیل ہے۔ وہ ہمارا مافی الضمیر منصف مزاج اور منکسر انسان جب وہ غیر جانبدار ہو کر خبر کے حسن و قبح کو سوچ سکتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی گھر ایسا نہ ہو۔ جہاں ہمارا لٹریچر اور ہمارا پیغام تحریری طور پر موجود نہ ہو۔ کون جانتا ہے کہ کسی کی ہدایت کے لئے کونسا وقت مقرر ہے۔ دنیا بہت بڑی ہے۔ اور اس میں بے شمار انسان بستے ہیں۔ اور ہمارے ذمہ ہر انسان تک پیغام خداوندی پہنچانا ہے۔ ہم تھوڑے ہیں۔ اور ہم ہر گھر تک اور ہر فرد تک نہیں پہنچ سکتے۔ مگر ہمارا نشر و اشاعت کا محکمہ اگر مضبوط ہو۔ تو ہماری آواز ہر گھر تک پہنچے گی۔ ہر فرد اس کو پڑھے گا۔ اور یہ ناممکن بات ہے۔ کہ ہر پڑھنے والا اسے ٹھکرا دے۔ انسان مختلف طبائع لے کر آئے ہیں۔ اور خدا کا پیغام ضرور نیک دلوں پر نیک اثرات پیدا کرتا ہے۔ یہی وہ کام ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود ؑ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا۔ اور یہی وہ کام ہے۔ جس سے ہم اسلام کی فتح کے دن کو قریب لائیں گے۔ نشر و اشاعت ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اور ہمارے حضرت مسیح موعود ؑ کا ٹھوس کام۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ نشر و اشاعت میں صرف ہوا۔ اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد اشاعت دین ہے۔ پس آؤ کہ ہم نشر و اشاعت کے کام میں مرکز سے تعاون کریں۔ یہ وہ جہاد ہے۔ جس میں گھر بیٹھے ہوئے تم شریک ہو سکتے ہو۔ یہ وہ جہاد ہے۔ جس کو ہمارے امام نے ہمیشہ کیا۔ یہی وہ جہاد ہے۔ جو ایک نبی کی بعثت کا مقصد ٹھیرا۔ اور یہی وہ جہاد ہے۔ جو آج دنیا میں سب سے زیادہ موثر ہے۔ پس آؤ ہم اس جہاد میں شامل ہو کر مجاہد بنیں۔ آؤ ہم خدا تعالیٰ کے اس حکم (تعاونوا علی البر) پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود ؑ کی تحریرات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔ تا ہم اپنے خدا تعالیٰ کے روبرو سرخرو ہوں۔

وقت نہایت تیزی سے دوڑ رہا ہے۔ اور ہماری سعی کمزور ہے۔ ہماری کوششیں محدود ہیں۔ اس رفتار سے ہم خدا تعالیٰ کے پیغام کو کما حقہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں اگر ہم نشر و اشاعت کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ اور ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس سے ہم اسلام کی نصرت اور مدد کر سکتے ہیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے ذمہ جو کام تھا۔ وہ کر دیا۔ مگر جب تک ہم قربانی سے اور اپنے نفس پر تنگی وارد کر کے نشر و اشاعت کے محکمہ کو مضبوط نہیں بنا لیتے۔ اتنا مضبوط کہ ہم ہر انسان تک خدا کا پیغام پہنچا سکیں۔ اس وقت تک ہمارا ٹھیرنا ہماری غفلت ہے۔ اور ہمارا رکنا ہماری کمزوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

"میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ یہ زمانہ ٹھیرنے کا نہیں۔ بلکہ دوڑنے اور کام کرنے کا زمانہ ہے۔ دشمن جتنا آگے دوڑتا جا رہا ہے۔ اس کو پکڑنے کے لئے اس سے زیادہ رفتار کے ساتھ ہم کو اس کے پیچھے بھاگنا چاہیئے۔ جو آگے دوڑنے والے سے کم دوڑتا ہے۔ یا اس کے برابر دوڑتا ہے وہ آگے دوڑنے والے کو کبھی پکڑ نہیں سکتا۔ وہی پکڑیگا۔ جو آگے دوڑنے والے سے زیادہ تیز رفتار ہو۔ پس جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ تیز رفتاری اختیار نہیں کرتے۔ جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ قربانیاں نہیں کرتے۔ جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ محنت نہیں کرتے۔ جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ سلسلہ کے کاموں پر وقت خرچ نہیں کرتے اس وقت تک یہ امید رکھنا غلطی ہے۔ کہ دین کی فتح کا کام ہمارے ہاتھوں سے ہوگا۔ (فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء)

ان الفاظ میں ہمارے لئے غور کرنے کا مقام ہے۔ کیا ہم نے اپنے نشر و اشاعت کے ذرائع کو عیسائیت کے ذرائع جتنا بھی وسیع کر دیا ہے۔ یا نہیں ہم میں سے ہر ایک کا جواب نفی میں ہوگا۔ ہمارے وسائل محدود۔ ہماری قربانیاں محدود۔ ہماری نشر و اشاعت محدود۔ پروپیگنڈا اور نشر و اشاعت کے میدان میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہماری حقیر کوششوں کو نوازا۔ اور ان میں برکت دی۔ یہ اس کا فضل ہے۔ کہ آج عیسائی دنیا اپنے ان گنت وسائل اور بے شمار ذرائع کے باوجود احمدیت کے مقابلہ میں دم نہیں مار سکتی۔ اور غلبہ دین علی کل دین کا مشاہدہ ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مخالف ہم سے نشر و اشاعت میں آگے ہے۔ ہمیں اس سے بڑھنا ہوگا۔ اور جب وہ وقت آ جائے گا۔ کہ ہم نشر و اشاعت کو اپنا اصلی مقصود قرار دیکر اپنے تعاون کی رفتار کو تیز اور اپنی قربانی کے جذبہ کو بلند کر لیں گے۔ تب ہم امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے والے خدمتگذاروں میں شمولیت اختیار کریں۔

نشر و اشاعت ہی وہ ہتھیار ہے۔ جس سے دشمن ذلیل ہوا۔ اور ہوگا۔ یہی وہ تلوار ہے۔ جو احمدیہ جماعت کو دی گئی۔ اور اگر ہم اس تلوار کو چلا سکیں۔ تو یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ اگر ہم اسکی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ تو یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوگا۔ زمانہ خود نشر و اشاعت کا متقاضی ہے۔ دشمن اپنے نئے انداز سے اسلام پر حملہ آور ہوا ہے ہمیں بھی اسی رنگ میں مقابلہ کرنا ہے۔ اور جب تک کوئی قوم انہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان جنگ میں نہ نکلے جن سے دشمن اس پر حملہ آور ہوا۔ اس کی فتح کا خیال ایک موہوم خیال ہے۔ بے شک ہم کمزور ہیں اور دشمن طاقتور۔ بے شک ہم غریب ہیں اور دشمن مالدار۔ ہمارے ذرائع محدود اور ان کے لا محدود۔ مگر آؤ ہم وہ تو کریں۔ جو انسانی طاقت میں ہے۔ کیا ہمارے ضمیر اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے نشر و اشاعت کے لئے اپنی پوری امکانی کوشش کر لی۔ اپنی قلم سے اور اپنے مال سے اور اپنی طاقت سے اور اگر ہم میں سے ہر ایک کا ضمیر یہی جواب دے۔ کہ ہم نے اپنی پوری کوشش نہیں کی۔ تو بتائیے کیا آسمان کے فرشتے ہماری امداد کو اتر سکتے ہیں۔ ان کا نزول تبھی ہوتا ہے۔ جبکہ ہماری جدوجہد اپنے آخری مراحل پر ہو۔ ہمارا سب کچھ خدا کے لئے ہو جائے۔ تب خدا کے فرشتوں کا دلوں پر نزول ہوگا۔ مگر جب تک ہم اپنی پوری کوشش سے کام نہیں لیتے۔

ہمارا فرض اس وقت ہمیں پکار رہا ہے۔ ہمارا امام ہمیں دعوت دیتا ہے۔ زمانہ ہمیں بلاتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کی تکمیل اور اشاعت دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ پس ہمارا نشر و اشاعت کے شعبہ کو مضبوط کرنا ایک صدقہ جاریہ ہے۔ ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے یہ ہمارا فرض ہے اور اس کی طرف سے تساہل اور تغافل ہماری بدقسمتی۔

اے میرے دوستو! وگر میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک واضح تحریر رکھ دوں کہ آپ نشر و اشاعت کے شعبہ کی اہمیت کس طرح بیان فرماتے ہیں یہ ضروری ہے۔ کہ حضور کی تحریرات کی مفت اشاعت ہو تا خدا تعالےٰ کا پیغام جلد اور کثرت سے لوگوں تک پہنچے

. . . .

تا وہ اس نور سے حصہ دار ہوں۔ جو آپ دنیا کے لئے لائے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

" مثلاً ایک تالیف ہی کے سلسلہ کو غور کر کے دیکھو۔ اگر ہم پوری پوری اشاعت کی غرض سے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں تو اس کی تکمیل کے لئے کیا کچھ مالی امداد کی ہمیں ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ اگر درحقیقت تکمیلِ اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہراتِ تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جب ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمِ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں "

(فتح اسلام ص۴۲)

حضور علیہ السلام کی اس تحریر دلپذیر سے مندرجہ ذیل باتیں اصولی طور پر اخذ ہوتی ہیں:۔

(۱) تکمیلِ اشاعت ہی ہمارا مقصد ہے۔

(۲) تکمیلِ اشاعت کے لئے ذریعہ آمد کافی مضبوط ہونا چاہئے۔

(۳) حضورؑ کی تالیفات دینی جلد اور کثرت سے ملکوں میں پھیلائی جائیں۔

(۴) یہی کتب مریضوں کی شفا اور گمراہوں کی ہدایت کا موجب ہوں گی۔

(۵) ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں یہ کتب موجود ہونی چاہئیں۔

پس اے مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس جماعت! آؤ ہم ایک لمحہ کے لئے غور تو کریں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کر سکے ہیں؟ کیا ہم ہر متلاشیِ حق تک ان کو پہنچا سکے۔ کیا ہمارا شعبہ نشر و اشاعت اور ہمارا مالی فنڈ اس حد تک مستحکم ہو گیا کہ ہم ان تالیفات کو بلا توقف دنیا کو پہنچا سکیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا ہماری رفتار اور تیز نہ ہوگی۔ کیا ہم اپنے پیارے امام کی اس مقدس خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس وقت گرتے ہوئے اسلام کو جماعت احمدیہ نے سنبھالا۔ کفر و الحاد کے بحر بیکراں میں اسلام کو ڈوبنے سے بچایا۔ اسلام کی وہ مدافعت کی کہ اسے اقوام عالم میں ممتاز اور مذاہب عالم میں ممیز کر دیا۔ مگر ہم یقیناً وہ نہ کر سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے چاہا۔ ہمارا مقصد ابھی بہت بلند ہے۔ اور ہمارا کام بہت وسیع۔ مگر ہم ابھی اس سے دور ہیں ابھی صرف پاکستان و ہندوستان میں ہی نشر و اشاعت نہ کر سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش ہے بے شک ہم نے وہ کیا جو دنیا کی سلطنتیں اور حکومتیں نہ کر سکیں مگر ہم ابھی اس مقام سے دور ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں لے جانا چاہتے ہیں بے شک بادشاہ اس اسلام کی نشر و اشاعت کی سعادت کو نہ پا سکے جو جماعت احمدیہ کو ملی مگر لاریب ہم وہ بھی نہ کر سکے جو حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش ہے۔ وقت ہمیں بلاتا ہے اور ذمہ داریاں ہمیں پکارتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا منصب ہم سے مطالبہ کرتا ہے اور ہمارا کام یہی ہے کہ وقت کو پہچانیں اور اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے نشر و اشاعت کے مقصد کی تکمیل کے لئے اپنا ہر لمحہ وقف کر دیں۔

آؤ! اور ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی روشنی میں اپنے کام کی رفتار کا جائزہ لیں تو شاید ہم اپنے مقام کا کچھ اندازہ کر سکیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

" لیکن ظاہر ہے کہ اس مدعا (یعنے اشاعتِ دین۔ ناقل) بوجہ اکمل و اتم اس طور سے حاصل ہونا ہرگز ممکن نہیں کہ ہم ہمیشہ یہی امر پیش نہاد رکھیں کہ ہماری کتابیں فروخت کے ذریعہ سے شائع ہوتی رہیں۔ اور محض فروخت کے طور پر کتابوں کو شائع کرنا اور تغافل کی وجہ سے دنیا کو دن میں گھسیٹ دینا نہایت نکما اور قابل اعتراض طریق ہے جس کی شامت کی وجہ سے نہ ہم جلدی سے اپنی کتابیں دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ اور نہ کثرت سے وہ کتابیں لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح ہم مثلاً ایک لاکھ کتاب مفت تقسیم کرنے کی حالت میں صرف بیس روز میں وہ سب کتابیں دور دراز ملکوں میں پہنچا سکتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک فرقہ میں اور ہر ایک جگہ پھیلا سکتے ہیں اور ہر ایک حق کے طالب اور راستی کے متلاشی کو دے سکتے ہیں۔ ایسی اور اس طرح کی اعلیٰ درجہ کی کارروائی قیمت پر دینے کی حالت میں شاید بیس برس کی مدت تک بھی ہم نہ کر سکیں گے...... فروخت کا دائرہ نہایت تنگ اور اصل مدعا کا سخت حارج اور چند سال کے کام کو صدہا برسوں پر ڈالتا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۴۵-۴۶)

پس نشر و اشاعت کا کام اسی صورت میں بہترین طور پر سر انجام پا سکتا ہے کہ ہم اپنے خیالات کو اشتہارات، پمفلٹ اور تالیفات کی صورت میں مفت متلاشیانِ حق تک پہنچائیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور وسیع مالی انتظام چاہتا ہے۔ اس کام کو عملی طور پر سر انجام دینے کے لئے ہمارا محکمہ نشر و اشاعت ہے۔ مگر ہم میں سے کتنے احباب ہیں جو اس شعبہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ہمارے نظام میں یہ شعبہ نشر و طباعت بند ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے احباب کس حد تک اس شعبہ کی اہمیت کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے دوستوں اور بزرگوں کے لئے اس شعبہ کی ٹھوس اور مالی امداد فرض ہے۔ تب کہیں ممکن ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقصد کو پورا کر سکیں۔ یہ ایک شعبہ ہے جو آپکو لٹریچر مہیا کرے گا اور اس کی اعلیٰ اور بطور احسن تقسیم آپ کا اپنا کام ہے۔ جہاں ہم پر یہ فرض ہے کہ اس شعبہ کی مالی امداد کریں وہاں ہم ایک اور ذریعہ سے بھی اس شعبہ کی مالی امداد کر سکتے ہیں یہ مضمون ایک مستقل مضمون ہو سکتے ہیں۔ مرور زمانہ ان کو باسی اور پرانا نہیں کرتا۔ ایک ایک ٹریکٹ ہم باقاعدگی اور حسن انتظام سے کئی سنجیدہ لوگوں کو پڑھا سکتے ہیں۔ ایک دوست کو پڑھانے کے بعد ہم دوسرے کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر تیسرے کو اس طرح ہمیں اپنے زیر تبلیغ دوستوں کی طبیعت اور رجحان سمجھنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ اور لوگوں پر اس ٹریکٹ کو ایک قیمتی چیز ثابت کرنے کا بھی موقع ہم پہنچتا ہے۔ کمزور مالی فنڈ کی صورت میں ہمارا نشر و اشاعت کے طریق کو باحسن وجوہ ادا کرنا بہت حد تک اس کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ ہم اخبار الفضل کو کئی کئی دوستوں کو پڑھا کر پھر واپس لیتے ہیں کہ ہمارے فائل محفوظ اور مکمل رہیں۔ مگر اگر ہم اس توجہ کا تھوڑا حصہ بھی ان ٹریکٹوں کی تقسیم کو باحسن وجوہ سر انجام دینے میں صرف کریں تو ہم اپنے ماحول میں اکثر احباب اور دوستوں کو پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

نشر و اشاعت کے ذریعہ تبلیغی لٹریچر لوگوں تک پہنچانا ایک نہایت عمدہ اور کامیاب طریق کار ہے۔ گفتگو میں بارہا انسان ضد پر اتر آتا ہے۔ ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے۔ اپنی بات کی پچ ہوتی ہے۔ مگر یہ خاموش ذریعہ تبلیغ دلوں میں دھنس جاتا ہے انسان اپنے گھر میں ہر قسم کے بیرونی ماحول سے آزاد ہوتا ہے وہ اس وقت آپکے محبت اور ہمدردی سے دئیے ہوئے ٹریکٹ کو جو آپ انہیں بطور تحفہ پیش کر رہے ہوں ضرور مطالعہ کرے گا۔ اور اگر آپ تواتر سے اور صبر سے اپنا لٹریچر پیش کرتے اور واپس لیتے چلے جائیں گے۔ تو اگر آپ احمدی بنانے میں کامیاب نہ بھی ہوں گے تو بہر حال آپ اس شخص کے خیالات میں ایک انقلاب عظیم ضرور پیدا کر رہے ہوں گے اور جتنی نیکی بھی انسان کر سکے وہ خدا کا فضل ہے۔

ہمارا فرض اشاعتِ دین ہے یہ ہمارا کام ہے دلوں کو بدلنا خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے۔ ہمیں اپنا کام کرنا ہے نتیجہ خدا تعالےٰ خود مرتب کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ اس مقصد کو پیش نظر رکھا۔ اور اپنی تالیفات کی مفت تقسیم کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

" لہٰذا میں نے اپنی تالیفات میں ابتدا سے التزامی طور پر یہی مقرر کر رکھا ہے کہ جہانتک بس چل سکتا ہے بہت سا حصہ کتابوں کا مفت تقسیم کر دیا جائے۔ تا جلد تر اور عام طور سے یہ کتابیں جو سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہیں دنیا میں پھیل جائیں " (فتح اسلام ص۴۷)

پس نشر و اشاعت ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کا ادا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور جتنا ہم اس فرض کی طرف سے غافل ہوں گے اتنا ہی خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں اور وعدوں کے ظہور میں حارج ہوں گے۔ اٹھو! کہ دنیا تمہاری طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ اسلام تم سے تمہاری زندگی کے ذرہ ذرہ کا طالب ہے۔ اکناف عالم تمہاری رہنمائی کی منتظر ہے۔ کفر و اسلام میں آخری جنگ ہے۔ اور شیطان کا یہ آخری حملہ ہے۔ کون ہے جو اس آواز پر لبیک نہ کہے۔ کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہو کر اس فریضہ سے غافل ہو جو اسلام کے بقا اور دوام کا ذریعہ ہے۔ آج نشر و اشاعت کے آسمانی حربہ سے دشمنوں کو نامراد کر دو اور مخالفوں کو ناکام کر دو۔ یہی وہ ہتھیار ہے جو اسلام پر چلایا گیا۔ اسی تیر کو اسلام کی جڑ پر

رکھا گیا ہے۔ آؤ ہم اس ہتھیار کو دشمن پر لوٹا دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو دنیا میں پھیلا دیں۔ تا خدا تعالےٰ کی بادشاہت جلد از جلد دنیا میں قائم ہو۔ آؤ کہ زندگی ایک فانی چیز ہے ہم اس کی راہ میں مر کر حیات ابدی پائیں۔ دنیا ہماری مخالف ہے اور خوب ہماری دشمن۔ اپنے ہم سے نفرت کرتے ہیں اور بیگانے خار۔ مگر کیا ان کی نفرتیں ہمیں سست بنا سکتی ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ہمارا فرض ہمیں بلاتا ہے اور ہمارا امام ہم سے اشاعت دین کا مطالبہ کرتا ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

ہمارا کام دنیا نہیں کہ اس کو چاہنے والے بہت ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی سے کون ناواقف ہے عیش و عشرت ہمیں زیبا نہیں کہ اسی سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں ہمارا کام تو یہ خار وادیوں میں سے چلنا اور تلخیوں میں زندگی گذارنا ہے اور مبارک ہے وہ تلخی اور مصیبت جو اشاعت دین میں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقوےٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیالِ حضرتِ عزت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکِ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا"

(باقی دارد)

اطلاع

الفضل مؤرخہ ۱۷ جون میں منشی محمد بخش صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر کے متعلق گمشدگی کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ یہ اطلاع کسی غلط فہمی کی وجہ سے شائع ہوگئی ہے۔ منشی صاحب موصوف بخیریت ہیں۔ ان کے واقف کار احباب مطلع رہیں۔

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ربوہ دار الہجرت میں درس القرآن

خدا کے فضل و کرم سے ربوہ دار الہجرت میں مسجد مبارک کی نئی عمارت میں درس القرآن کا انتظام ہے۔ روزانہ ½۲ بجے سے ۵ بجے تک ایک پارہ کا درس ہوتا ہے۔ ذیل کے نقشہ کے مطابق درس ہو رہا ہے۔ احباب مستفید ہوں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نمبر شمار	اسم گرامی درس کنندہ	حصۂ درس	کیفیت
۱	مولوی ابو العطاء صاحب	سورۃ الفاتحہ سے سورۃ المائدہ تک	
۲	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ المائدہ سے سورہ یونس تک	
۳	ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب	سورۃ یونس سے سورۃ مریم تک	
۴	حافظ محمد رمضان صاحب	سورۃ مریم سے سورۃ الروم تک	
۵	مولوی ظہور حسین صاحب	سورۃ الروم سے سورۃ الاحقاف تک	
۶	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ الاحقاف سے سورۃ الناس تک	

نوٹ:۔ ۲۹ رمضان المبارک کو درس ختم ہوگا اور اس دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے درخواست کی جائے گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا برائے مجاہدین

۱۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب جرمنی میں اور ملک عزیز احمد خان صاحب جاوا میں بیمار ہیں۔ عبد اللطیف صاحب کو ملیریا ہے اور ملک عزیز احمد خان صاحب درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۲) مولوی محمد سعید صاحب انصاری بعض ایسے حالات میں سے گذر رہے ہیں جن سے تشویش پیدا ہو رہی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں مجاہدین کو صحت عطا فرمائے۔ اور مولوی انصاری صاحب کے حالات اپنے فضل سے سازگار فرمائے۔ (نائب وکیل التبشیر)

انہدام مسجد سمندری کے متعلق جماعت احمدیہ کا اظہار غم و غصہ

آج مورخہ ۲۶-۶-۵۱ مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کا اجلاس زیر صدارت میاں عبد الحق صاحب ناصر قائد مجلس منعقد ہوا۔ جس میں مسجد احمدیہ سمندری ضلع لائل پور کو جلا کر مسمار کرنے والے شرپسند عنصر کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان سے پرزور استدعا کی گئی۔ کہ اگر جلد از جلد ایسے شرپسند عنصر کی سرکوبی نہ کی گئی تو یہ لوگ بھی فدایان اسلام کی طرح ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کا یہ فعل ہر مذہب و ملت کے نقطۂ نگاہ سے حد درجہ قابل نفریں ہے۔ امید ہے۔ کہ حکومت اس طرف خاص توجہ دیکر ان لوگوں کو لگام دینے کا انتظام کریگی (سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری)

اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں۔ تو آپ کے ذمہ جس قدر زکوٰۃ واجب ہو۔ وہ جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر بیت المال ربوہ)

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کردی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ ان کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کردیا جائیگا اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ - ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں۔ کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

تعلیم الاسلام کالج کے انٹرمیڈیٹ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے نتائج

لاہور ۲۷؍جون۔ امسال تعلیم الاسلام کالج کا بی۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کا نتیجہ ۷۵ فی صدی رہا جبکہ یونیورسٹی کی شرح ۳۴ء۲ فی صدی ہے۔ علاوہ ازیں ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) میں پانچ طلباء نہایت اعلیٰ نمبر حاصل کر کے فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ ایف۔ اے (آرٹس)، بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلباء کی شرح یونیورسٹی کی شرح فی صدی سے زیادہ رہی۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

بی۔ ایس سی (نان میڈیکل)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۶۶	مرزا اشارت احمد جنیر	۳۰۴	فسٹ
۲۶۵	چودھری محمد اسلم	۲۵۰	سیکنڈ
۲۶۹	محمد سعید	۲۳۱	تھرڈ
۲۷۲	کریم احمد نعیم	۲۳۰	"
۲۷۳	منظور احمد اختر	۲۲۳	"
۲۶۸	ملک مبشر احمد	۲۰۸	"

۲۶۴ مبارک احمد فزکس اور انگریزی میں مستثنیٰ۔ اپریل ۱۹۵۳ء تک کیمسٹری کا دوبارہ امتحان دینا ہوگا۔

۲۷۰ سعید اللہ خاں فزکس میں مستثنیٰ۔ اپریل ۱۹۵۳ء تک انگریزی اور کیمسٹری کا دوبارہ امتحان دینا ہوگا۔

کل آٹھ طالب علم شریک ہوئے۔ جن میں سے چھ پاس ہوئے اور دو بعض مضامین میں مستثنیٰ قرار دیئے گئے۔

کامیاب طلباء کی شرح فی صدی ۷۵

یونیورسٹی کی شرح فی صدی ۳۴ء۲

ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۶۷۹	نذیر احمد	۴۶۵	فسٹ
۲۶۷۷	لطیف احمد	۴۶۰	"
۲۶۹۰	محمد شفیق	۴۶۰	"
۲۶۹۹	شیخ منیر احمد	۴۴۰	"
۲۶۸۹	مرزا طاہر احمد	۴۰۶	"
۲۶۷۶	حمید احمد	۳۸۰	سیکنڈ
۲۶۷۸	مبارک مصلح الدین احمد	۳۷۹	"
۲۶۸۴	بشیر احمد	۳۶۱	"
۲۶۶۸	عطاء اللہ خاں	۳۳۰	"
۲۶۹۶	محمد اعظم	۳۱۷	تھرڈ
۲۶۸۰	رشید احمد	۳۱۲	"
۲۶۸۶	منظور احمد	۳۱۱	"
۲۶۸۲	چودھری محمد خالد	۳۰۲	"
۲۶۸۳	امان اللہ چودھری	۲۹۹	"
۲۶۹۵	عبدالحلیم	۲۹۷	"
۲۶۵۵	سعادت احمد سالک	۲۹۰	"
۲۶۶۴	غلام رحمانی	۲۸۵	"
۲۶۵۹	محمد رفیق	۲۸۱	تھرڈ
۲۶۷۱	ایم۔ اسلم قریشی	۲۷۴	"
۲۷۰۱	چودھری عبدالرحمن	۲۶۶	"
۲۶۶۰	محمد سلیم رانا	کمپارٹمنٹ	کیمسٹری
۲۶۶۶	لطیف احمد ڈار	"	انگلش

کامیاب طلباء کی شرح فیصدی ۸۴ء۸

یونیورسٹی کی شرح فی صدی ۳۶ء۰۶

ایف۔ اے (آرٹس)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۵۱۷۱	مبشر لطیف احمد	۴۱۵	فسٹ
۵۱۷۴	حمید اللہ	۴۱۴	"
۵۲۰۲	فیض احمد سلم	۳۵۵	سیکنڈ
۵۲۰۱	بشیر احمد رفیق	۳۰۷	تھرڈ
۵۱۷۶	محمد شریف اشرف	۳۰۰	"
۵۱۸۳	داؤد احمد	۲۸۳	"
۵۲۰۰	آدم خاں سواتی	۲۸۲	"
۵۱۷۹	انور کمال	۲۷۷	"
۵۱۷۳	محمد انور احمد مبشر	۲۶۸	"
۵۱۹۶	محمود احمد	۲۲۶	"
۵۱۷۵	جاوید برکت	کمپارٹمنٹ	تاریخ
۵۱۸۴	محمد اشرف	"	انگریزی

کامیاب طلباء کی شرح فی صدی ۳۴ء۵

یونیورسٹی کی شرح فی صدی ۳۴ء۲

بی۔ اے (آرٹس)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱۸۰۷	محمد سعید احمد	۲۸۰	سیکنڈ

۱۸۰۳ حسام الدین اپریل ۱۹۵۳ء تک انگریزی اور پولیٹیکل سائنس کا امتحان دوبارہ دینا ہوگا۔ باقی مضامین میں مستثنیٰ۔

۱۸۰۹ مصلح الدین اپریل ۱۹۵۳ء تک انگلش اور اردو کا امتحان دوبارہ دینا ہوگا۔

مندرجہ ذیل طلباء کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔

رول نمبر	نام
۱۸۰۱	اختر علی میاں
۱۸۰۴	رمضان محمد
۱۸۰۵	کلیم اللہ

کل چھ لڑکے شریک ہوئے۔

شرح فی صدی ۳۳٪

دولت مشترکہ کی دفاعی کانفرنس آج ختم ہو رہی ہے

لندن ۲۷؍جون۔ توقع ہے۔ کہ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے دفاع کا جو اجلاس ہو رہا ہے، وہ آج ختم ہو جائے گا۔ قطعی قسم کے فیصلے کرنا اس کانفرنس کے اختیار میں نہ تھا۔ لیکن مشرق وسطیٰ کی دفاع کی فوجی صورت حال پر پوری طرح غور کیا گیا ہے۔ اجلاس میں شریک ہونے والے وزراء کو اس کا پورا احساس تھا۔ کہ اکثر فیصلے متعلقہ حکومتوں سے دو طرفہ گفت و شنید کے بعد ہی کئے جا سکیں گے۔ چند سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔ جنہیں متعلقہ حکومتوں کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ مصر کو اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ جو ان امور کو متاثر کرے۔ جن پر چند مہینوں سے قاہرہ اور وائٹ ہال میں غور کیا جا رہا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو کانفرنس کے دوران میں پوری طرح باخبر رکھا گیا ہے۔ اور اب انہیں کانفرنس کی سفارشات کی مکمل رپورٹ روانہ کر دی جائے گی۔ (استار)

غلام محمد برطانوی وزیر خزانہ سے ملاقات کریں گے

لندن ۲۷؍جون وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد برطانوی وزیر خزانہ سے وزارت مالیات کے دفتر میں آج ملاقات کریں گے۔ غالباً کل یا جمعہ کو ان کے درمیان ایک اور ملاقات ہوگی۔ جس کے بعد پاکستان کی اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق مذاکرات مکمل ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گفت و شنید عام طور پر تسلی بخش رہی ہے۔ (استار)

عرب ممالک کو مصری درسی کتابوں کی مفت برآمد

اسکندریہ ۲۷؍جون۔ وزارت مالیات کی برآمدی درآمدی کمیٹی نے وزیر تعلیم ڈاکٹر طٰہٰ حسین پاشا کی پیش کردہ یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ مصر میں طبع کی ہوئی فاضل درسی کتابیں دوسرے عرب ملکوں کو مفت برآمد کی جائیں۔ (استار)

کوریا میں التوائے جنگ اور عرب ایشیائی گروپ

لیک سکیس ۲۷؍جون۔ گذشتہ دو دنوں میں ایشیائی عرب گروپ نے یہ طے کرنے کے لئے کہ کوریا میں التوائے جنگ کی موجودہ تحریک میں وہ کیا مدد دے سکتے ہیں۔ غیر سرکاری طور پر مذاکرات کئے ہیں۔ مصری مندوب مسٹر محمود فوزی نے کہا۔ "اس کا مزید اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ مصر عرب ممالک اور اس جماعت کے ارکان جو عرب ایشیائی گروپ کے نام سے موسوم ہو گئی ہے کا اب تک امن کے متعلق وہی موقف ہے جو پہلے تھا۔ اور اس عظیم مقصد کے حصول کے وہ اب بھی پہلے ہی کی طرح خواہاں ہیں۔ نہ ہی اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش ہے کہ مصر اور اس کے رفقاء ایک لحظہ کا تامل کئے بغیر یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے تمام ان لوگوں سے تعاون کریں گے۔ جو امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔" (استار)

جنگ بند کرنے کے متعلق برطانیہ چین سے گفتگو کریگا

لندن ۲۷؍جون۔ یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ کوریا میں جنگ بند کرنے کے لئے برطانیہ براہ راست چین سے گفتگو کرنے والا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ان مذاکرات کے متعلق واشنگٹن میں غور کیا جا رہا ہے۔ استار کا نامہ نگار نیویارک اطلاع پرداز ہے۔ کہ مسٹر جیکب ملک کی تجویز نے جو محتاط امیدیں پیدا کر دی تھیں۔ انہیں پیکن کے ردعمل نے کم کر دیا ہے۔ پیکن نے مسٹر ملک کی حمایت کرتے ہوئے بھی اپنے پرانے مطالبوں کا اعادہ کیا ہے۔ کہ التوائے جنگ کی گفتگو کے ساتھ ہی اقوام متحدہ میں پیکن کی نشست اور فارموسا کی قسمت کا بھی فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ (استار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴